اسلام کی نمایاں خصوصیات

مریم سلیم
(410)

اسلام کے لغوی معنی:-

اسلام عربی زبان کے لفظ س - ل - م سے نکلا ہے۔ عربی میں سَلِمَ کا مطلب ہے "محفوظ ہونا" اور اَسْلَمَ کا مطلب ہے "خود کو سپرد کر دینا"۔ اسلام اس کیفیت کا نام ہے جس میں انسان خود کو مکمل طور پر اللہ کے سپرد کر دے تاکہ دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہو۔

اسلام کے سیاقی معنی:-

سیاقی طور پر اسلام کا مطلب ہے کہ انسان خود کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دے اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے۔ اسلام ایک ایسے طرز زندگی کا نام ہے جس میں انسان کا تعلق خدا، نفس، اور مخلوق کے ساتھ عدل، بھلائی اور خیر خواہی پر قائم ہوتا ہے۔

شرعی معنی:-

شرعی اصطلاح میں اسلام کا مطلب ہے "انسان دل سے اللہ کی وحدانیت کو مانے، زبان سے اقرار کرے اور اپنی زندگی کو قرآن و سنت کو مطابق ڈھالے۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات

مذہبِ اسلام محض چند عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک اساسِ ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کو خواہ وہ مادی ہو یا روحانی ہدایت کے راستے پر گامزن کرتا ہے۔ اسلام کی نمایاں خصوصیات جو اسے دیگر مذاہب سے منفرد کرتی ہیں درج ذیل ہیں:

عقیدہ توحید اسلام کا مرکزی محور:

لفظ توحید "واحد" سے نکلا ہے جس کے معنی "ایک" ہونے کے ہیں۔ عقیدہ توحید اسلام کے بنیادی عقیدوں میں سے پہلے نمبر پر ہے جس کا مرکزی محور "اللہ تعالیٰ کی وحدانیت" پر ایمان لانا ہے۔

سورۃ اخلاص میں ارشاد ہوتا ہے:
"کہہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کسی نے جنم لیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور اس کا کوئی ہم سر نہیں۔"
شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النبیؐ میں فرماتے ہیں: توحید اسلامی نصاب کا پہلا باب ہے۔ حدیثِ قدسی ہے:
اسلام کی مثال ایک قلعے کی طرح ہے اور ~~اسلام~~ توحید اس قلعے کا دروازہ ہے۔
یعنی دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے لازم ہے کہ انسان اللہ کی یکتائیت پر دل و جان سے ایمان لائے۔
اگرچہ دیگر مذاہب جیسا کہ یہودیت اور عیسائیت میں بھی خدا کی واحدانیت کا تصور موجود ہے مگر اسلام میں توحید کی تعریف سب سے جدا ہے۔ عیسائیت خدا کی واحدانیت کو تو مانتے ہیں مگر وہ اس واحدانیت کو تثلیث کی بنیاد پر مانتے ہیں اسی طرح یہودیت کی مختلف تفاسیر میں بھی وحدانیت سے متعلق مختلف ادوار میں ردوبدل پایا جاتا ہے۔

عقیدہ رسالت:-

کلمہ طیبہ کا دوسرا جز عقیدہ رسالت کی گواہی دینا ہے۔ یعنی حضرت محمدؐ کو اللہ کا رسول اور نبی مانے بغیر ایمان کی تکمیل مکمل نہیں۔ مختلف ادوار میں اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں کی طرف مختلف نبی مبعوث فرمائے جن کا مقصد ایک خاص وقت تک کے لیے متعلقہ قوم کی رہنمائی کرنا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو کسی خاص قوم کے لیے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے لیے ہادی بنا کر بھیجا۔ سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہوتا ہے:
"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں سے آخر میں آنے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے"

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات :

اسلام محض چند عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر جامع ضابطہ حیات ہے جو انسان کی انفرادی و اجتماعی، معاشی و معاشرتی، سیاسی و بین الاقوامی ہر پہلو میں عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ:

خاندانی زندگی: - اسلام خاندان کو معاشرے کا بنیادی یونٹ قرار دیتا ہے جسکے بغیر معاشرہ پروان نہیں چڑھ سکتا۔ اسلام ماں باپ، بہن بھائی، بیوی و اولاد، قرابت دار۔۔۔ ہر رشتے کو حقوق فراہم کر کے خاندانی نظام کی بقا کو یقینی بناتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:

"یقیناً اللہ تمہیں انصاف، بھلائی، اور تمہارے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے"۔

حضرت محمدؐ خاندان کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے بہتر ہے"۔

قواعد و قانون: - جہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کی مادی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بندوبست کیا وہیں روحانی بشادمانی کا سلسلہ بھی کیا جو اسلامی قواعد و قانون کی صورت میں موجود ہے۔ اسلام نے معاشرتی برائیوں کی روک تھام کیلئے قوانین مرتب فرمائے ہیں جیسا کہ چوری، شراب نوشی، زنا اور قتل جیسی ناسور برائیوں کیلئے اسلام میں سزا موجود ہے جسکی مثال ہمیں سعودی عرب میں ملتی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کا دورِ حکومت اسلامی قانون کی پاسداری کا ایک روشن باب ہے۔

سورۃ الانعام میں ارشاد ہوتا ہے:

"ہر ایک کیلئے ان کے عمل کے موافق درجہ ہے"۔

مساوات و رواداری :- اسلام میں برتری کا معیار نہ حسب نسب ہے نہ رنگ۔ ارشاد ہوتا ہے!

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبیلے بنا دیے تاکہ تمہاری شناخت ہو سکے۔ اور خدا کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔"

اسلام میں کسی عربی کو کسی عجمی پر فوقیت حاصل نہیں۔ جبکہ ہندومت کے پیروکار حسب نسب کے جال میں جکڑے نظر آتے ہیں۔ جہاں معاشرتی وقار کی بنیاد ان کی نسل ہے۔

اعتدال اور توازن :- اسلام میں افراط اور تفریط کی کوئی گنجائش موجود نہیں۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے:

"اور ہم نے تم کو درمیانی امت بنایا۔"

اسلام کے برعکس یہودیت میں شدت پسندی پائی جاتی ہے۔ یہودی مذہب کے مطابق یہودیت ایک نسلی مذہب ہے جس میں کوئی دوسرا شامل نہیں ہو سکتا جبکہ اسلام کی تعلیمات تمام انسانیت کیلئے ہیں۔

کردار سازی :- اسلام کے منفرد خصوصیات میں سے ایک اعلیٰ کردار کی تکمیل ہے۔ حضرت محمدؐ کو بطور معلم بھیجا گیا تاکہ وہ امت کی کردار سازی کر سکیں۔

"میں بلند ترین اخلاق اور اعلیٰ ترین (نیک) اعمال کی تکمیل کیلئے نبی بنایا گیا ہوں۔"

عدل و انصاف :- اسلام مسلمانوں کو اپنے روزمرہ کے معاملات میں عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ نبیؐ نے فرمایا:

"لوگو! تم سے پہلے قومیں اس لیے تباہ ہوئیں کیونکہ وہ کمزوروں پر قانون نافذ کرتیں اور طاقتوروں کو چھوڑ دیتی تھیں"

اسلام صرف مسلمانوں کے ساتھ عدل کا حکم نہیں دیتا بلکہ یہ غیر مسلموں کے لیے بھی انصاف کا رویہ اپنانے پر زور دیتا ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ اور تمہیں کسی قوم کی عداوت اس بات پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو بلکہ انصاف کرو۔ یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔"

اسلام میں شرفِ انسانیت کا تصور:

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات کے عہدے پر فائز کیا اور انسان کو دنیا میں خلیفہ بنا کر بھیجا۔ عہدِ اسلام سے پہلے روم، یونان، امریکہ میں انسانوں کو بنیادی حقوق بھی نہ حاصل تھے۔ غلام محض تماشے کا سامان تھے۔ وجودِ اسلام سے انسان کو انسانیت کی اصل روح سے روشناس کروایا گیا اور انسان کا تعلق دیگر انسانوں اور مخلوقات سے محبت اور ہمدردی کی بنیاد پر رکھا گیا جس میں سب کی فلاح ہو۔

سورۃ الاسراء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی اور انہیں خشکی اور تری پر سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور انہیں بہت ساری مخلوق پر بہت سی برتری دی۔"

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

"پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت خود پر قابو رکھے۔" اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسانی طاقت دوسروں کو نیچا دکھانے میں نہیں بلکہ دوسروں کو برداشت کرنے میں ہے

سماجی اور خیراتی خدمتِ خلق:-

اسلام میں صدقات و عطیات اور سماجی خدمتِ خلق کا تصور بہت اہمیت کا حامل ہے اور اسلام کی اصل روح سے جڑا ہوا ہے۔ اسلام میں صدقات کا مفہوم صرف مالی امداد تک محدود نہیں بلکہ ہر وہ کام جو کسی کی مدد کرے، صدقہ کہلائے گی۔ قرآن پاک میں آتا ہے:

"جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں ان کا انعام انکے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے"

حضرت محمدؐ کی پوری حیات سماجی و انفرادی زندگی کی اصلاح کیلئے جدوجہد میں صرف ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا:

"جو شخص اپنے بھائی کی مدد کیلئے نکلا اللہ اسے جنت کی طرف رہنمائی دے گا"۔

شاہ عبدالطیف بھٹائی ایک مشہور صوفی شاعر تھے جنھوں نے سندھ میں اپنے کلام کے ذریعے محبت، بھائی چارے، مساوات اور عدل کا سبق اجاگر کیا۔

عبدالستار ایدھی ایک بہت بڑے سماجی کارکن تھے جنھوں نے ایدھی فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی جو کہ دنیا کی سب سے بڑی فلاحی تنظیموں میں سے ایک ہے۔ آپ کی پوری زندگی غریبوں، بیواؤں، یتیموں اور ضرورت مندوں کی مدد اور خدمت میں گزاری

اسلام میں ماحولیاتی تحفظ کا تصور:-

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ خلیفہ سے مراد محض حکمرانی نہیں ہے۔ بلکہ زمین پر نظم و ضبط قائم کرنا اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ عدل و انصاف والا رویہ روا رکھنا بھی خلیفہ کی ذمہ داریوں کے زمرے میں آتا ہے۔

اسلام میں ماحولیاتی تحفظ، جانوروں سے حسنِ سلوک اور قدرتی وسائل کے منصفانہ استعمال پر بہت زور دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر تم میں سے کسی کے ہاتھ میں درخت کا پودا ہو اور قیامت آ جائے تو وہ اسے لگائے بغیر قیامت کے دن نہ جائے۔"

اسی طرح جانوروں سے اچھا سلوک کرنا بھی دینی تعلیمات کا حصہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

"ایک شخص نے کتے کو پینے کیلئے پانی دیا اور اللہ نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے۔"

موجودہ دور میں قدرتی وسائل کی قلت دنیا کو درپیش مسائل میں سے بنیادی مسئلہ ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے سینکڑوں سال پہلے پانی کے غیر ضروری استعمال / ضائع کرنے سے منع فرمایا:

"اگر تمہارے پاس دریا کنارے بھی پانی ہو تو اسے ضائع مت کرو۔"

پس اسلامی تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو عقل کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے اور کیسے ہماری پوری زندگی کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔